Rs 12

ڈاڑھی منڈانا گناہ کبیرہ ہے اور اس کا مذاق اُڑانا کفر ہے

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)

از افادات

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ط (سورہ نساء، آیت ۱۱۸)

اور میں (یعنی شیطان) ان کو تعلیم دونگا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کرینگے۔

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

از افادات

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ

مرتب

جناب محمد اقبال قریشی صاحب مدظلہ العالی

ناشر

نام کتاب: ڈاڑھی منڈانا گناہ کبیرہ ہے اور اس کا مذاق اڑانا کفر ہے

افادات: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ

تعداد: بارہ سو (۱۲۰۰)

سن اشاعتِ ثانی: ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ بمطابق فروری ۲۰۰۲ء

ناشر: مکتبہ حکیم الامت۔ کمرشل ایریا، ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

فون: 4918946 موبائل: 0333-2136180

باہتمام: محمد ندیم انور

طابع: ادارہ طباعت۔ کمرشل ایریا، ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

فون: 6686084 موبائل: 0333-2136180

ملنے کے پتے

☆ ہماری کتب کے اسٹاکسٹ "مکتبہ نوید"

دکان نمبر ۸، سلام کتب مارکیٹ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ فون: 4918946

☆ دارالاشاعت۔ اردو بازار۔ کراچی

☆ مکتبۂ رشیدیہ۔ اردو بازار۔ کراچی

☆ اسلامی کتب خانہ۔ علامہ بنوری ٹاؤن۔ کراچی

☆ کتب خانہ مظہری۔ بلاک نمبر ۲، گلشن اقبال۔ کراچی

☆ بیت الکتب۔ بلاک نمبر ۲، گلشن اقبال۔ کراچی

فہرست عنوانات

ارشادِ ربانی:

حق سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِکَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّیَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا (النساء آیت ۱۱۸،۱۱۹)

ترجمہ: اور (شیطان نے یوں) کہا تھا کہ میں ضرور تیرے بندوں سے اپنا مقرر حصہ (اطاعت کا) لوں گا اور میں ان کو گمراہ کروں گا اور میں ان کو ہوسیں دلاؤں گا اور میں ان کو تعلیم دوں گا جس سے وہ چوپایوں کے کانوں کو تراشا کریں گے اور میں ان کو تعلیم دوں گا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے اور جو شخص خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنائے گا وہ صریح نقصان میں واقع ہوگا۔

فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ میں ڈاڑھی منڈانا بھی داخل ہے۔ (مسائل سلوک)

احادیث مبارکہ:

ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے:

خَالِفُوْا الْمُشْرِکِیْنَ اَحْفُوْا الشَّوَارِبَ وَاَوْفُوْا اللُّحٰی

(مسلم شریف ج۱، ص ۱۲۹)

ترجمہ: یعنی مخالفت کرو مشرکین کی مونچھیں کٹاؤ اور ڈاڑھی بڑھاؤ

حضور اکرم ﷺ نے صیغہ امر میں یہ دونوں حکم فرمائے اور امر حقیقتاً وجوب

کے لئے ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ یہ دونوں حکم واجب ہیں اور واجب کا ترک کرنا حرام ہے۔ پس ڈاڑھی کٹوانا اور مونچھیں بڑھانا دونوں حرام فعل ہیں۔

عَنْ عَائشة، قالت: قال رسول الله ﷺ "عشرٌ من الفطرة قص الشارب، وإعفاء اللّحية والسّواک، والاستنشاق بالماء، وقص الاظفار، وغسل البراجم، ونتف الإبط، وحلق العانة، وانتقاص الماء" يعنى الاستنجا بالماء، قال زکریا، قال مصعب: ونسيت العاشرة إلا ان تکون المضمضة

(رواہ ابن ماجہ و مسلم وابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس چیزیں ہیں جو اُمورِ فطرت میں سے ہیں۔ مونچھوں کا ترشوانا، ڈاڑھی کا چھوڑنا، مسواک کرنا، ناک میں پانی لیکر اس کی صفائی کرنا، ناخن ترشوانا، انگلیوں کے جوڑوں کو (جن میں اکثر میل کچیل رہ جاتا ہے اہتمام سے) دھونا، بغل کے بال لینا، موئے زیر ناف کی صفائی کرنا اور پانی سے استنجا کرنا۔ حدیث کے راوی زکریا کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ مصعب نے بس یہی نو چیزیں ذکر کیں اور فرمایا کہ دسویں چیز بھول گیا ہوں اور میرا گمان یہی ہے کہ وہ کلی کرنا ہے۔

شریعت میں فطرت ان امور کو کہتے ہیں جو تمام انبیاء علیہم السلام کی متفقہ سنت اور معمول پر ہو اور ہمیں بھی ان پر عمل کرنے کا حکم ہو۔ چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم ص ۱۲۸ میں فرماتے ہیں: (۱)

قالوا ومعناه انّها من سنن الانبياء صلوات الله وسلامه' عليهم

اس سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاء علیہم السلام مونچھوں کو کتراتے اور ڈاڑھی کو بڑھاتے تھے۔ حضرت ہارون علیہ السلام کے بارے میں تو قرآن پاک میں بھی ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي

اے میرے ماں جائے (یعنی ماں کے بیٹے) میرا سر اور ڈاڑھی نہ پکڑ (سورۃ طہٰ، آیت ۹۴، پارہ ۱۶)

عن ابن عمر رضی الله تعالٰی عنهما قال قال رسول الله ﷺ خالفوا المشركين وفّروا اللحى واحفوا الشّوارب (متفق علیہ)

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مشرکوں کی مخالفت کرو ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کتراؤ۔

نیز صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے:

جزّوا الشوارب وارخُوا اللّحى خالفوا المجوس (مسلم شریف ج۱، ص۱۲۹)

ترجمہ: یعنی مونچھیں کٹاؤ اور ڈاڑھیاں بڑھاؤ مجوسیوں کی مخالفت کرو

حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ ان روایات کے مثل اور بہت سے روایتیں کتب حدیث میں موجود ہیں جن

سے معلوم ہوتا ہے کہ مجوس اور مشرکین اس زمانے میں ڈاڑھی منڈاتے تھے اور مونچھیں بڑھاتے تھے۔ جیسا کہ آج عیسائی قوم کر رہی ہے۔

من لم یأخذ من شاربہ فلیس منّا (رواہ ابوداؤد، ترمذی ونسائی)

جو شخص اپنی لبیں نہ لے وہ ہم میں سے نہیں۔

ملاحظہ ہو جناب رسول اللہ ﷺ کس قدر ناراضگی کا اظہار فرما رہے ہیں۔

گفتۂ او گفتہ اللہ بود   گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

ڈاڑھی سے متعلق احکام و مسائل

مسئلہ ۱:

لبوں کا کترانا اس قدر کہ لب کے برابر ہو جائے سنت ہے اور منڈانے میں اختلاف ہے بعضے بدعت کہتے ہیں اور بعضے اجازت دیتے ہیں۔ لہٰذا نہ منڈانے میں احتیاط ہے۔

مسئلہ ۲:

مونچھ دونوں طرف دراز رہنے دینا درست ہے بشرطیکہ لبیں دراز نہ ہوں۔

مسئلہ ۳:

ڈاڑھی منڈانا کترانا حرام ہے البتہ ایک مشت سے زائد ہو اس کا کترا دینا درست ہے۔ اسی طرح چاروں طرف سے تھوڑا تھوڑا لے لینا کہ گول، سڈول اور برابر ہو جائے درست ہے۔

مسئلہ ۴:

رخسارہ کی طرف جو بال بڑھ جائیں ان کو برابر کر دینا یعنی خط بنوانا درست

ہے اسی طرح اگر دونوں ابرو کسی قدر لے لی جائیں اور درست کردی جائیں یہ بھی درست ہے۔(۲)

مسئلہ ۵:

ڈاڑھی منڈانا یا کترانا اس طرح کہ ایک مشت سے کم رہ جائے یا مونچھیں بڑھانا جو اس زمانے میں اکثر نوجوانوں کے خیال میں خوش وضعی سمجھی جاتی ہے حرام فعل ہے۔

چنانچہ شیخ ابن ہمام صاحب فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

> ''ڈاڑھی کا کٹانا جبکہ وہ مقدارِ قبضہ (یعنی ایک مشت) سے کم ہو جیسا کہ بعض مغربی لوگ اور مخنث قسم کے انسان یہ حرکت کرتے ہیں اس کو کسی نے بھی مباح قرار نہیں دیا۔ یعنی تمام فقہاء امت اس پر متفق ہیں کہ ڈاڑھی کا مقدارِ قبضہ (یعنی ایک مشت) سے کم کرنا جائز نہیں اور یہ اجماع خود ایک مستقل دلیل ہے اس کے وجوب کی۔''(۳)

مسئلہ ۶:

فتاوٰی عالمگیری میں ہے کہ سرخ خضاب مردوں کے حق میں سنت ہے اور یہ مسلمانوں کی خصوصیات میں سے ہے اور فتاوٰی شامی میں ہے کہ لڑائی کے موقع کے علاوہ مرد کے لئے اپنے بالوں اور ڈاڑھی میں خضاب مستحب ہے جبکہ خالص سیاہ نہ ہو اور سیاہ خضاب اگر کوئی مجاہد و غازی بوقت جہاد لگا لے تا کہ دشمن پر رعب ہو یہ بہ اجماع ائمہ اور باتفاق مشائخ جائز ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کسی کو دھوکہ دینے کے لئے سیاہ خضاب کریں جیسے مرد عورت کو یا عورت مرد کو دھوکہ دینے اور اپنے آپ کو جوان ظاہر کرنے کے لئے ایسا کرے یا کوئی ملازم اپنے آقا کو دھوکا

دینے کے لئے کرے یہ باتفاق ناجائز ہے کیونکہ دھوکہ دینا علامات نفاق میں سے ہے اور کسی مسلمان کو دھوکا دے کر اس سے کوئی کام نکالنا باتفاق حرام ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ محض تزئین کے لئے سیاہ خضاب کیا جائے تا کہ اپنی بی بی کو خوش کرے، اس میں اختلاف ہے۔ جمہور ائمہ اور مشائخ اس کو مکروہ فرماتے ہیں اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور بعض مشائخ جائز قرار دیتے ہیں۔ احتیاط عمل اور فتویٰ میں یہی ہے کہ خالص سیاہ خضاب غیر غازی کے لئے مکروہ ہے۔ (۴)

مسئلہ ۷:

ڈاڑھی قبضہ (یعنی ایک مشت) سے کم کرانا حرام ہے۔ بلکہ یہ دوسرے کبیرہ گناہوں سے بھی بدتر ہے اس لئے کہ اس کے علانیہ ہونے کی وجہ سے اس میں دین اسلام کی کھلی توہین ہے اور علانیہ گناہ کرنے والے معافی کے لائق نہیں اور ڈاڑھی کٹانے کا گناہ ہر وقت ساتھ لگا ہوا ہے۔ حتیٰ کہ نماز وغیرہ عبادت میں مشغول ہونے کی حالت میں بھی اس گناہ میں مبتلا ہے۔ غرضیکہ ڈاڑھی کٹانے یا منڈانے والا فاسق ہے اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ اس لئے ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں اگر کوئی ایسا شخص جبراً امام بن گیا یا مسجد کی انتظامیہ نے بنادیا اور ہٹانے پر قدرت نہ ہو تو کسی دوسری مسجد میں صالح امام تلاش کرے۔ اگر میسر نہ ہو تو جماعت نہ چھوڑے بلکہ فاسق کے پیچھے ہی نماز پڑھ لے اس کا وبال وعذاب مسجد کے منتظمین پر ہوگا۔ (۵)

مسئلہ ۸:

بغرض زینت سفید بال کو چننا مکروہ ہے۔ البتہ مجاہد کو دشمن پر رعب وہیبت ہونے کے لئے دور کرنا درست ہے۔ (۶)

ڈاڑھی منڈانا گناہ بے لذت ہے:

ڈاڑھی منڈانا گناہ بے لذت ہے، کیونکہ نہ ڈاڑھی منڈاتے وقت لذت محسوس ہوتی ہے اور نہ ڈاڑھی منڈانے کے بعد کوئی فرحت لیکن غالباً ڈاڑھی منڈانے والوں کو اس میں لذت محسوس ہوتی ہے۔ جیسا کہ فقیہہ الامت حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ کے پاس حدیث کے درس میں اہل جنت کا ذکر آیا کہ مرد سبزہ آغاز بے ریش ہوں گے تو ایک طالب علم نے عرض کیا کہ حضرت مرد کے چہرے کی زیبائش تو ڈاڑھی ہے یہ جنتیوں کے لئے کیوں تجویز ہوا؟ یہ سن کر بے ساختہ آپ نے مسکرا کر جواب دیا کہ اس کا مزہ تو ان سے پوچھو جو ڈاڑھی منڈاتے ہیں۔(۷)

ڈاڑھی رکھنا شعائر اسلام میں سے ہے:

ڈاڑھی شعائر اسلام میں سے ہے یعنی ڈاڑھی، ختنہ، عقیقہ اور اذان وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص مسلمان ہے۔ ایک مجسٹریٹ صاحب اپنی ڈاڑھی رکھنے کا واقعہ بیان کرتے تھے کہ غدر کے زمانے میں انہیں ریل میں ہندو سمجھا گیا اور انہیں قتل کرنا چاہتے تھے کیونکہ شکل وصورت اور لباس سے ان کے مسلمان ہونے کا بالکل یقین نہیں آیا کیونکہ اس سے تو بالکل عیسائی معلوم ہو رہے تھے ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود

ہیں یہ وہ مسلمان جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

وہ کہتے تھے کہ میں غیرت اور شرم سے بالکل پانی پانی ہو گیا۔ انہیں دور لے جا کر پتلون کھول کر اندام نہانی دکھایا اور اس طرح اپنی جان بچائی اور آئندہ ڈاڑھی منڈانے سے توبہ کر لی۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی مولانا منشی اکبر علی صاحب مرحوم کے پاس ایک سب انسپکٹر اور ایک ہندو تحصیلدار ملنے کے لئے آئے۔ سب انسپکٹر کلین شیو تھا اور ہندو تحصیلدار کی گھنی ڈاڑھی تھی۔ گھر میں سے مسلمان کیلئے پان بن کر آیا تو نوکر نے غلطی سے ہندو کی ڈاڑھی دیکھ کر اسے مسلمان سمجھا اور اس کے سامنے پان پیش کیا، مسلمان سب انسپکٹر یہ دیکھ کر بہت شرمندہ ہوئے اور مولانا اکبر علی صاحب نے انہیں غیرت دلانے کے لئے بہت ڈانٹا۔

بہر حال ڈاڑھی مسلمان کی ظاہری نشانی ہے جس سے مسلمان ہونے کا علم ہو سکتا ہے۔ باقی زمانے کے رسم و رواج تو روز بدلتے ہیں آج سے کچھ عرصہ قبل مرد کی عزت مونچھوں سے سمجھی جاتی تھی، جتنی بڑی اس کی مونچھ ہوتی اتنی اس کی قدر ہوتی اور آج کل ڈاڑھی مونچھ بالکل صاف کرانے کا رواج اور فیشن ہے کہ چہرے پر بالکل بال کا نشان بھی نظر نہ آئے۔ بقول اکبر الٰہ آبادی ؎

آبرو چہرے کی ساری فیشنوں نے پونچھ لی
قسطِ اوّل میں ڈاڑھی اور دوسری میں مونچھ لی

دورِ حاضر میں ڈاڑھی مونچھ بالکل صفاچٹ کرانے سے مرد اور عورت کی پہچان مشکل ہوگئی ؎

کچھ تو فیشن کا تصدق کچھ کرم حجام کا
رفتہ رفتہ میری صورت ان کی صورت ہوگئی

مانگ پٹی عورتوں کا شعار تھے، جسے آج کل مردوں نے اپنا لیا اور اسے اپنا زیبائشی حق سمجھنے لگے۔ بقول مولانا ظفر علی خان صاحب مرحوم ؎

بنانا عورتوں کی وضع شامل ہو کے مردوں میں
نئی تہذیب کا بخشا ہوا آرائشی حق ہے

بہر حال مرد کے چہرے کی زینت ڈاڑھی ہے اور ڈاڑھی ہی سے انسان خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی بدصورت کیوں نہ ہو۔ امت کے ڈاڑھی منڈانے سے حضور اکرم ﷺ کو کتنی ایذا ہوتی ہوگی اس کا اندازہ مرزا قتیل کی حکایت سے لگایئے۔ مرزا قتیل نہایت آزاد اور صوفی المشرب شاعر تھے کسی ایرانی کو ان کے کلام سے دھوکا ہوا کہ یہ شخص صاحب حال ہے اور مرزا سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ وہ اشتیاقِ زیارت میں دہلی آئے اور آ کر مرزا صاحب کو اس حال میں دیکھا کہ بیٹھے ریش ترشوا رہے ہیں۔ اس ایرانی نے دیکھ کر پوچھا کہ آغا ریش مے تراشی، جناب کیا ریش ترشوا رہے ہیں؟ مرزا قتیل نے جواب دیا "بلے ریش مے تراشم لیکن دل کسے نمے خراشم" یعنی ہاں ریش ترشواتا ہوں لیکن کسی کے دل کو رنجیدہ نہیں کرتا۔ آج کل یہ بھی زبان زد عام ہے ؎

مباش در پے آزار ہر چہ خواہی کن

کہ در شریعت ما غیر ازیں گناہے نیست (۸)

یعنی کسی کو ستانے کے درپے نہ ہو کیونکہ ہماری شریعت میں بجز اس کے کوئی گناہ نہیں۔ (۹)

اس ایرانی نے سن کر فی البدیہہ جواب دیا "آرے دل رسول اللہ ﷺ مے خراشی" یعنی ہاں تم رسول اللہ ﷺ کے دل کو رنجیدہ کرتے ہو۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ ہفتے میں دو مرتبہ سوموار اور جمعرات کو آپ ﷺ کے سامنے امت کے اعمال پیش ہوتے ہیں اور امت کے خلاف شریعت اعمال کا سن کر حضور ﷺ کے قلب مبارک کو کتنی تکلیف پہنچتی ہوگی کیونکہ آپ کی تو یہی خواہش ہے کہ امت عمل بد کر کے جہنم کی سزاوار نہ ہو۔ یہ سن کر مرزا قتیل کی آنکھیں کھل گئیں اور ایک حالت طاری ہوگئی۔ ہوش آیا تو زبانِ حال سے کہا ؎

جزاک اللہ کہ چشم باز کردی

مرا باجانِ جاں ہمراز کردی

یعنی حق تعالیٰ تجھ کو جزائے خیر دے کہ میری آنکھیں تو نے کھول دیں اور مجھ کو محبوب حقیقی سے ہمراز کر دیا۔

ڈاڑھی منڈانے کے چند نامعقول عذر:

مقام افسوس ہے کہ بہت سے لوگ ڈاڑھی اس لئے نہیں رکھتے کہ عمر زیادہ معلوم ہوگی۔ عمر خداوند قدوس کا عطیہ ہے اس کا چھپانا کفرانِ نعمت ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ ڈاڑھی آخر عمر میں رکھ لیں گے۔ تمہیں معلوم ہے کہ بڑھاپے تک زندہ رہو گے۔ انسان کو تو پل بھر کی خبر نہیں۔

شاید ہمیں نفس کہ نفس واپسیں شود

بعض لوگ اس لئے ڈاڑھی نہیں رکھتے کہ لوگ پھبتیاں کسیں گے، مذاق اڑائیں گے مسلمان کی تو یہ شان ہونا چاہئے کہ لا یخافون لومۃ لائم وہ ملامت کرنے والوں کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس عذر کی بناء پر ڈاڑھی منڈانا نہ چاہئے۔ کیونکہ ڈاڑھی صرف چند احمقوں (عیسائی، انگریز، نام نہاد مسلمانوں) کی نظر میں خوبصورت معلوم نہیں ہوتی۔ باقی جس کے ساتھ اصل تعلق ہے یعنی حق تعالیٰ شانہٗ انہیں اچھی معلوم ہوتی ہے۔(۱۰)

دلارامی کہ داری دل درو بند

دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

ڈاڑھی رکھنا ہر چند بے عقلوں کے نزدیک موجب عار ہے تو بہتوں کے نزدیک مسلمان ہونا بھی موجب عار ہے تو نعوذ باللہ کیا اسلام کو بھی جواب

دے دو گے۔(۱۱)

ایک شخص نے حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا کہ مسلمان حاکم اگر انگریزی لباس نہ پہنے تو اس کا رعب نہیں ہوتا، لوگ کہتے ہیں کہ مسجد کا مولوی ہے۔ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا:

آپ جیسے سلیم الفہم دانشمند سے ایسا خیال عجیب ہے۔ اوّل تو یہ محض توہم ہے جو تجربہ ومشاہدہ کے خلاف ہے۔ بلکہ اس سے وقار بڑھ جاتا ہے۔ اوّل تو یہ دیانت داری کی خاصیت ہے خاص کر جب کہ ممتاز شخص میں دیانتداری ہو، زبانوں پر اس کی مدح اور قلوب میں اس کی عظمت ہوتی ہے پہلے تو ہیبت مع الوحشت والنفرت تھی۔ پھر ہیبت مع الانس والمحبت ہو جاتی ہے۔ پھر اس کی تشریح جو حدیث میں وارد ہے مَنْ هَابَ اللّٰهَ هَابَهٗ كُلُّ شَيٍ (یعنی جو اللہ سے ڈرتا ہے اس سے سب چیزیں ڈرتی ہیں)

ان سب کے علاوہ اگر کسی مقام پر عوام اس خیال کے ہوں کہ ڈاڑھی منڈانے سے زیادہ مرعوب ہوتے ہیں بہ نسبت ڈاڑھی رکھنے کے یا کفار کے لباس سے زیادہ مرعوب ہوتے ہیں بہ نسبت اسلامی لباس کے یا اس سے بڑھ کر عیسائی سے زیادہ مرعوب ہوتے ہیں بہ نسبت مسلمان ہونے کے، تو کیا اس مصلحت کی رعایت اس حد تک وسیع ہو سکے گی۔

ہمیں اتباع سنت کا حکم ہے:

حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ (فداہ ابی وامّی ونفسی ومالی) کو نمونہ بنا کر بھیجا۔ جیسا کہ ارشاد ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پارہ۲۲، سورۃ الاحزاب آیات ۲۱) یعنی رسول اللہ ﷺ کی زندگی تمہارے لئے اسوہ

حسنہ ہے۔

''اور اگر ایک سنت میں بھی کمی ہوئی تو نمونہ پورا نہ ہوگا''

حق سبحانہ تعالیٰ کو تو حضور ﷺ کی ہر ادا محبوب ہے اور دورِ حاضر کے مسلمان کو انگریز کی شکل وصورت محبوب ہے۔

؎ شرم اس کو مگر نہیں آتی

؎ شعور و فکر کی یہ کافری معاذ اللہ
فرنگ ترے خیال و عمل کا ہے مسجود

ڈاڑھی منڈانے کے طبی نقصانات:

طب یونانی کے ماہرین تو پہلے ہی فیصلہ کر چکے ہیں کہ ڈاڑھی مرد کے لئے زینت اور گردن وسینہ کے لئے بڑی محافظ ہے۔ اب طب ایلوپیتھک کے آرا ملاحظہ ہوں۔ ایک ڈاکٹر لکھتا ہے کہ ڈاڑھی پر بار بار استرا چلانے سے آنکھوں کی رگوں پر اثر پڑتا ہے اور بینائی کمزور ہوتی ہے۔ دوسرا ڈاکٹر لکھتا ہے کہ نیچی ڈاڑھی مضر صحت جراثیم کو اپنے اندر الجھا کر حلق اور سینے تک پہنچنے میں روکتی ہے اور ایک ڈاکٹر یہاں تک لکھتا ہے کہ اگر سات نسلوں تک مردوں میں ڈاڑھی منڈانے کی عادت قائم رہی تو آٹھویں نسل بے ڈاڑھی کے پیدا ہوگی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر نسل میں مادہ منویہ کم ہوتے ہوئے آٹھویں نسل میں مفقود ہو جائے گا۔

ڈاکٹر ہومر ڈاڑھی منڈانے کو چہرہ کا گنج، فیشن کی غلامی اور زنانہ خصلت بتلاتا ہے۔ اس کے نزدیک استقلال، شجاعت، حوصلہ، ہمت، تمام مردانہ خصائل اور زینت کا مدار ڈاڑھی ہے۔ وہ کھانسی، نزلہ وغیرہ امراض کا سبب ڈاڑھی منڈانے کو قرار دیتا ہے۔ (۱۲)

ڈاڑھی کا مذاق اڑانا کفر ہے:

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں ”جب اس کا (ڈاڑھی منڈانے کا) گناہ ثابت ہو گیا ہے تو جو لوگ اس پر اصرار کرتے ہیں اور اس کو پسند کرتے ہیں اور ڈاڑھی بڑھانے کو عیب جانتے ہیں اور اس کی برائی کرتے ہیں سب مجموعہ امور سے ایمان کا سالم رہنا از بس دشوار ہے ان لوگوں کو واجب ہے کہ وہ اپنی اس حرکت سے توبہ کریں اور ایمان و نکاح کی تجدید کریں اور اپنی صورت موافق حکم اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ کے بنائیں۔“ (۱۳)

نیز فرماتے ہیں ”لوگ ڈاڑھی منڈانے کو تزئین سمجھتے ہیں حالانکہ یہ تھجین ہے۔ چلو مانا کہ یہ تزئین ہے تو حلال سمجھنے میں تزئین کو کیا دخل، خوبصورتی مزعوم تو حرام سمجھنے کی حالت میں بھی ہوتی ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ حلال سمجھنے والے کا دین زیادہ برباد ہوتا ہے اور حرام سمجھنے والے کا کم۔“

اس لئے ڈاڑھی منڈانے والوں کو چاہئے کہ خدانخواستہ وہ فی الحال ڈاڑھی رکھنا نہیں چاہتے تو کم از کم ڈاڑھی کا مذاق تو نہ اڑائیں کیونکہ ثابت ہو چکا ہے کہ شرعی وضع کو حقیر سمجھنا یا اس کی برائی کرنا کفر ہے۔“

کیونکہ نبی کریم ﷺ کی اطاعت عین خداوند تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰه (سورۃ النساء آیت ۸۰)

نیز ارشاد خداوندی ہے:

فَلَا وَرَبِّکَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (النساء آیت ۶۵)

پھر قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ ایماندار نہ ہوں گے جب تک
یہ بات نہ ہو کہ ان کے آپس میں جو جھگڑا واقع ہو اس میں یہ لوگ
آپ ﷺ سے تصفیہ کرالیں پھر اس میں آپ ﷺ کے تصفیہ
سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پائیں اور پورا پورا تسلیم کریں۔

یعنی شریعت کے کسی حکم پر عمل کرنے کے بعد بھی دل میں تنگی محسوس کرنا کفر ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ (۱۴)

شیخ دیان نے بیان کیا کہ ایک بزرگ کو دفن کیا گیا کچھ عرصہ بعد دریا بردی شروع کی گئی، ورثا نے ارادہ کیا کہ ان کی لاش کو نکال کر دوسری جگہ لے جائیں۔ چنانچہ اس آدمی کی قبر کھودی گئی تو دیکھا کہ اس میں ان کی بجائے ایک خوبصورت لڑکی پڑی ہے۔ ایک شخص نے پہچانا کہ یہ لڑکی نصاریٰ میں سے ہے، خفیہ مسلمان ہوگئی تھی اور پھر فلاں جگہ مدفون ہوئی تھی وہاں پہنچے اور قبر کھدوا کر دیکھا کہ اس لڑکی کی قبر میں وہ بزرگ عیسائی گورستان میں پڑا ہے۔ ورثاء سے تحقیق کی تو حال معلوم ہوا کہ یہ غسل جنابت کے متعلق کہا کرتے تھا کہ اچھا نہیں، اس سے عیسائی مذہب اچھا ہے کہ اس میں غسل جنابت نہیں، یہ کہنے کی نحوست کا یہ اثر ہوا۔" اس روح فرسا واقعہ سے عبرت حاصل کریں کہ غسل جنابت کرنے کے بعد محض دل میں تنگی محسوس کرنے پر اسے مسلمانوں کے قبرستان سے عیسائیوں کے قبرستان میں منتقل کردیا گیا۔

غور سے سُن فغاں میری
درسِ عبرت ہے داستاں میری (۱۵)

بعض لوگ ڈاڑھی کا مذاق اس بناء پر اڑاتے ہیں کہ ان کے اندر پوری دینداری نہیں مگر بھلا اس میں ڈاڑھی کا کیا قصور ہے کہ اس کا مذاق اڑایا جائے۔

یقین جانئے کہ ڈاڑھی والے یقیناً چور نہیں ہوتے بلکہ چور ڈاڑھی رکھ لیتے ہیں۔ جیسا کہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ نمازی چور نہیں ہوتے بلکہ چور نمازی کی صورت میں آ کر مسجد سے جوتے چرا کر لے جاتے ہیں۔ کیا ڈاڑھی منڈے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر دعویٰ کر سکتے ہیں کہ وہ بشری خامیوں اور معاشرتی برائیوں سے پاک ہیں۔ جب نہیں اور یقیناً نہیں تو انہیں ڈاڑھی والوں کا استہزاء نہیں کرنا چاہئے۔ وہ تو قابل مبارکباد کہ تمہارے مقابلے میں اپنے چہروں کو ڈاڑھی سے زینت بخشی ہے۔

سودا قمار عشق میں شیریں سے کوہکن
بازی اگرچہ لے نہ سکا سر تو کھو سکا
کس منہ سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشق باز
اے رُو سیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا

ڈاڑھی والے تو پھر بھی بروزِ قیامت یوں عرض کر سکیں گے۔

تیرے محبوبؐ کی یارب شباہت لے کر آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کر دے میں صورت لے کر آیا ہوں

باقی ڈاڑھی رکھنے والوں کو بھی عوام الناس کے استہزاء سے دل برداشتہ نہ ہونا چاہئے اور نہ محض اس بناء پر ڈاڑھی رکھنے سے گھبرانا اور بچنا چاہئے۔ بلکہ اس کا تو اپنے عمل (ڈاڑھی رکھ کر) یوں جواب دینا چاہئے۔

ساری دنیا آپ کی حامی سہی
ہر قدم پر مجھ کو ناکامی سہی
نیک نام اسلام میں رکھے خُدا
خلق کے حلقے میں بدنامی سہی

واقعی سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے کے لئے مخلوق پر نظر یا ان کے مذاق سے ڈر یا ان کی خوشنودی سے کیا معنی۔ مسلمان کو تو ہمیشہ اللہ اور رسول اکرم ﷺ کی خوشنودی پیش نظر ہونا چاہئے ؎

تیری رضا میں ہے گر سارا جہاں خفا ہم سے
اگر یہی ہے زیاں تب تو کچھ زیاں نہ ہوا

اور مخلوق کی طرف بالکل التفات نہ کرنا چاہئے ؎

لوگ سمجھیں مجھے محرومِ وقار و تمکین
وہ نہ سمجھیں کہ مری بزم کے قابل نہ رہا

باقی ڈاڑھی رکھنے والوں سے بھی ہماری یہی درخواست ہے کہ وہ کبھی بھی اپنی اصلاح کی فکر سے غافل نہ ہوں بلکہ ڈاڑھی کی لاج رکھتے ہوں کوئی ایسا فعل نہ کریں جس سے عوام کو انگشت نمائی کا موقع ملے۔ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں ”میرے خیال میں پوری دینداری ڈاڑھی والوں میں بھی نہیں۔ پس ایک ڈاڑھی منڈانے کا گناہ کر رہا ہے، دوسرا شہوت پرستی کا گناہ کر رہا ہے تو نری ڈاڑھی کو کیا کریں گے؟“ (۱۶)

ڈاڑھی رکھنے کا حکم قرآن سے:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ ڈاڑھی رکھنے کا حکم قرآن مجید میں موجود نہیں ورنہ ہم ضرور رکھتے۔ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا اس سلسلہ میں جواب یہ ہے کہ دلائل چار ہیں۔ (۱) قرآن، (۲) حدیث، (۳) اجماع، (۴) فقہ۔ ان میں سے کسی ایک سے جواب دے دیا تو گویا چاروں میں سے جواب

آ گیا

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش

من انداز قدت را مے شناسم

جب ڈاڑھی رکھنے کا حکم حدیث سے ثابت ہو گیا تو گویا قرآن پاک سے ثابت ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰه (سورۃ النساء آیت ۸۰)

حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے ڈاڑھی کا ثبوت قرآن پاک سے پوچھا تو فرمایا غور کر کے بتاؤں گا پہلے دن دس پارے پڑھے دوسرے دن دس پارے پڑھے تیسرے دن جب اس آیت پر پہنچے:

وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (سورۃ الحشر، آیت ۷)

یعنی جس بات کا تمہیں رسول اللہ ﷺ حکم دیں اس پر عمل کرو اور جس بات سے آپ ﷺ تمہیں روکیں اس سے رک جاؤ۔

تو فرمایا اس میں ڈاڑھی رکھنے کا حکم موجود ہے۔ اس لئے ہمارا یہ حق ہے کہ ہم اس سنت پر عمل کی تاکید کرتے رہیں

بلبل کو نہ کر تو اے نادان پابند سکوت اور خاموشی

جب اس کو چمن یاد آئے گا فریاد لبوں پہ آئے گی

☆☆☆

تمت بالخیر

حواشی وحوالہ جات

(۱) اصلاح الرسوم

(۲) مسئلہ نمبر۱ تا مسئلہ نمبر۴ ماخوذ از صفائی معاملات ص ۶۲-۶۳

(۳) مسئلہ نمبر۵ از اصلاح الرسوم

(۴) مسئلہ نمبر۶ از جواہر الفقہ ج ۲، ص ۴۲۸ تا ۴۳۰

(۵) مسئلہ نمبر۷ از کلندر الخیر جنتری بقلم مفتی محمد انور صاحب

(۶) مسئلہ نمبر۸ ماخوذ از صفائی معاملات ص ۶۳

(۷) ارواح ثلاثہ ص ۳۵۸

(۸) التقویٰ ۱۹

(۸) دُکھائے دل جو کسی کا وہ آدمی کیا ہے
کسی کے کام نہ آئے وہ زندگی کیا ہے

(۹) یہ محض شاعری ہے جو حقیقت کے خلاف ہے، قرآن وحدیث اور فقہاء نے متعدد گناہ شمار کرائے ہیں، ان کی فہرست سیدی حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ ''گناہِ بے لذت'' کے آخر میں ملاحظہ فرمایئے۔ (احقر قریشی غفرلہٗ)

(۱۰) ملت ابراہیم ص ۵۰

(۱۱) آداب المساجد ص ۵۱-۵۲

(۱۲) ڈاڑھی کی طبّی حیثیت از مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھیؒ

(۱۳) اصلاح الرسوم ص ۲۹

(۱۴) اسباب الفضائل

(۱۵) خیر الافادات ص ۱۲۵

(۱۶) ملفوظات کمالات اشرفیہ، طبع قدیم ص ۳۱۱، جدید ص ۳۳۵

بعض گناہ اور ان کا وبال

(۱) نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر کسی جماعت اور قوم میں کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ جماعت و قوم باوجود قدرت کے اس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر مرنے سے پہلے دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ کا عذاب مسلط ہو جاتا ہے۔

(رواہ ابوداؤد، وابن ماجہ و ابن حبان والاصبہانی وغیرہم کذا فی الترغیب)

(۲) نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب میری امت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی تو اسلام کی ہیبت و وقعت اس کے قلوب سے نکل جائے گی اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ بیٹھے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی اور جب آپس میں گالی گلوچ اختیار کرے گی تو اللہ جل شانہ کی نگاہ سے گر جائے گی۔

(کذا فی الدر عن الحکیم الترمذی)

(۳) حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو قوم کسی بدعت کو اختیار کرتی ہے اللہ جل شانہ ایک سنت ان سے اٹھا لیتے ہیں جو قیامت تک ان کی طرف نہیں لوٹتی۔

(مشکوۃ شریف)

(۴) جناب رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور لکھنے والے اور دو گواہی دینے والوں پر لعنت فرما کر فرمایا کہ یہ سب برابر (کے گناہ میں شریک) ہیں۔

(اخرجہ مسلم وغیرہ، زواجر ص ۳۷۶، ج ۱)

(۵) بعض روایات میں ہے کہ سود میں ستر (۷۰) گناہ ہیں، ان میں سے سب سے چھوٹا گناہ اپنی ماں سے زنا کے برابر ہے۔

(اخرجہ ابن ماجہ والبیہقی مشکوۃ ص ۲۴۷، زواجر ص ۳۷۷، ج ۱)

اپنی اصلاح سے غفلت
اور ظالم حکمرانوں کے خلاف بددعائیں

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنَا مَالِكُ الْمُلُوْكِ وَ مَلِكُ الْمُلُوْكِ قُلُوْبُ الْمُلُوْكِ فِیْ یَدِیْ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا اَطَاعُوْنِیْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْكِهِمْ عَلَیْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّاْفَةِ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا عَصَوْنِیْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ فَسَامُوْهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَی الْمُلُوْكِ وَلٰكِنِ اشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَیْ اَكْفِیَكُمْ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ

(المشکوۃ / ص ۳۲۳)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تمام بادشاہوں کا مالک ہوں، بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، سب بادشاہوں کے دل میرے قبضے میں ہیں، جب میرے بندے میری فرمانبرداری کرتے ہیں تو ان کے بادشاہوں کے دلوں میں ان کی محبت اور شفقت بھر دیتا ہوں اور جب میرے بندے میری نافرمانی پر تل جاتے ہیں تو میں ان کے بادشاہوں کے دلوں میں غصہ اور سختی ڈال دیتا ہوں، پھر وہ (بادشاہ) ان کو بدترین مصائب کا مزا چکھاتے ہیں، لہٰذا تم (ظالم) بادشاہوں کے حق میں بددعاؤں کے مشغلے میں نہ لگے رہو بلکہ (سب سے پہلے) ذکر (وعبادت) اور اظہار عجز (وندامت) کا اہتمام کرو (یعنی اپنی اصلاح کی طرف توجہ دو) تاکہ میں تمہارے لئے کافی ہو جاؤں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
رہے دنیا میں بشر کو نہیں زیبا غفلت
موت کا دھیان بھی لازم ہے کہ ہر آن رہے
جو بشر آتا ہے دنیا میں یہ کہتی ہے قضا
میں بھی پیچھے چلی آتی ہوں ذرا دھیان رہے
یہ اشعار حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے
اپنے حجرۂ مبارک میں آویزاں
کئے ہوئے تھے

ہماری چند دیگر مطبوعات

- فضائل درود شریف۔ مجلد سفید اعلیٰ کاغذ ،نفیس عمدہ کتابت کے ساتھ

مؤلف: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ

- اہل علم اور ضرورتِ شیخ

افادات: حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی و خلفاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ

- ٹی وی کی تباہ کاریاں

مؤلف: حافظ صغیر احمد صاحب دامت برکاتہم

- منزل ۔ خوبصورت ٹائٹل، اعلیٰ سفید کاغذ

مؤلف: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد طلحہ صاحب دامت برکاتہم

- ڈاڑھی منڈانا گناہ کبیرہ ہے اور اس کا مذاق اڑانا کفر ہے

افادات: حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ

کمرشل ایریا، ناظم آباد ۲، کراچی